بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیح المَوعَود

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِینَ آمَنُوا مِنکُم وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَیَستَخلِفَنَّھُم فِی الاَرضِ کَمَا استَخلَفَ الَّذِینَ مِن قَبلِھِم وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُم دِینَھُمُ الَّذِی ارتَضٰی لَھُم وَلَیُبَدِّلَنَّھُم مِّن بَعدِ خَوفِھِم اَمناً یَعبُدُونَنِی لَا یُشرِکُونَ بِی شَیئاً وَمَن کَفَرَ بَعدَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الفَاسِقُونَ (النور۔۵۶)

اللہ نے تم میں سے ایمان لانیوالوں اور مناسب حال عمل کرنیوالوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ اور جو دین اُس نے اُن کیلئے پسند کیا ہے وہ اُن کیلئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور اُنکے خوف کی حالت کے بعد اُن کیلئے اَمن کی حالت تبدیل کر دے گا۔وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اسکے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

قدرت ثانیہ سے کیا مراد ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ’’رسالہ الوصیت‘‘ جو کہ دسمبر ۱۹۰۵ء میں تحریر کیا گیا، میں تحریر فرماتے ہیں۔

’’غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔(۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔(۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُنکی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔پس وہ جو اَخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُم دِینَھُمُ الَّذِی ارتَضٰی لَھُم وَلَیُبَدِّلَنَّھُم مِّن بَعدِ خَوفِھِم اَمناً۔یعنی خوف کے بعد پھر ہم انکے پیر جما دیں گے --

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔‘‘(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحات ۳۰۴ تا ۳۰۵)

اب سوال یہ ہے کہ حضورؑ کی قدرت ثانیہ سے کیا مراد تھی؟ حضرت مسیح موعودؑ کے اِلہام اور اپنے کلام کے مطابق قدرت ثانیہ سے اولین مراد غلام مسیح الزماں تھا۔آپ نے اسے مصلح موعود کا نام بھی دیا ہے۔اِسکے بعد آپکی قدرت ثانیہ سے مراد وہ لوگ تھے جو آپؑ کی وفات کے بعد کم از کم چالیس یا زیادہ مومنوں کے اتفاق رائے سے منتخب ہونے تھے۔مزید وضاحت کیلئے اسی رسالہ سے حضورؑ کا ایک اور اقتباس نقل کرتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں۔

’’اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں ؒ۔خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء۔ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔سو تم اِس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے **اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔**‘‘(ایضا ۲۰ صفحات ۳۰۶ تا ۳۰۷)

’’ؒ۔ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔پس جس شخص کی نسبت چالیس (۴۰) مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے۔خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اُسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔سو ان دنوں کے منتظر رہو۔**اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔**‘‘

حضورؑ نے ان الفاظ میں وضاحت فرمادی ہے کہ میرے بعد بعض لوگ منتخب ہونگے اور یہ لوگ نگران یعنی (Care taker) ہونگے اور انتظامی امور چلائیں گے اس وقت تک جب تک کوئی روح القدس پا کر کھڑا نہیں ہوتا۔ اور جب کوئی روح القدس پا کر کھڑا ہوگیا تو جماعت کو اُسکی پیروی کرنا ہوگی۔ اِس سے ایک سال قبل یعنی نومبر ۱۹۰۴ء میں حضورؑ نے ایک لیکچر موسومہ بہ اسلام تحریر فرمایا۔ اس لیکچر سیالکوٹ میں بھی آپؑ نے ایک لحاظ سے قدرت ثانیہ کا ہی ذکر فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

’’اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لیے ضرور تھا کہ امام آخرالزماں اِسکے سر پر پیدا ہو۔ اور اِسکے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لیے بطور ظل کے ہو۔ کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔ اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۸)

اس اقتباس میں بھی حضورؑ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد میری ظلیت میں امام بھی ہونگے اور مسیح بھی۔ ائمہ یا خلفاء سے مراد تو وہ وجود ہیں جن کا حضورؑ کے بعد لوگ انتخاب کریں گے لیکن مسیح کا انتخاب نہیں ہوگا۔ وہ رُوح القدس سے کھڑا ہوگا۔ اور یہ وہی مسیح ہے جس کا اِلہامی نام غلام مسیح الزماں ہے۔ ایک لمبے عرصے سے افراد جماعت کی اس طرح ذہنی تربیت کی جارہی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا خلیفہ خدا بناتا ہے یا کہ وہ منتخب کیا جاتا ہے؟ اگر منتخب ہونے والے خلیفہ کو خدا بناتا ہے تو پھر حضورؑ کے بقول ’’اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو‘‘ سے کیا مراد ہے؟

امر واقعہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں امام یا خلیفہ منتخب کیا جاتا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے بعد صرف ایک شخص ہے جسے خدا خلیفہ بنائے گا اور وہ غلام مسیح الزماں ہے۔ ہاں عرف عام یا عمومی رنگ میں جس طرح لوگ اپنا راہنما منتخب کرتے ہیں اور وہ راہنما خدا ہی منتخب کرواتا ہے اسی طرح جماعت احمدیہ میں بھی امام یا خلیفہ کو لوگ منتخب کرتے ہیں اور عمومی رنگ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ انتخاب خدا تعالیٰ کی رضا کیساتھ ہی ہوا۔ اب عرصہ دراز سے نظام جماعت کے تحت تنخواہ دار مولویوں نے ’’خلیفہ خدا بناتا ہے‘‘ کی رٹ لگا کر لوگوں کے ذہنوں میں یہ بٹھایا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے حالانکہ درحقیقت وہ منتخب ہوتا ہے، اور وہ جسے خدا نے خلیفہ بنانا تھا یعنی غلام مسیح الزماں اُسے پردہ یا منظر سے غائب کر دیا۔ حق اور سچ بات تو یہ تھی کہ لوگوں کو یہ تعلیم دی جاتی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد ائمہ یا خلفاء تو منتخب ہوتے ہیں اور غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود جو روح القدس پا کر کھڑا ہوگا اور اُسے خدا تعالیٰ عَلٰی مِنۡهَاجِ النُّبُوَّةِ خلیفہ بنائے گا۔ اب اِس سے بڑا ظلم اور جرم کیا ہوسکتا ہے کہ جس کو تو خدا نے خلیفہ بنانا تھا اُسے تو منظر سے ہی غائب کر دیا گیا اور جنھیں بقول حضرت مسیح موعودؑ لوگوں نے منتخب کرنا تھا اُنکے بارے میں افراد جماعت کے ذہنوں میں یہ بٹھایا گیا کہ اُنہیں خدا نے خلیفہ بنایا ہے؟

وَمَكَرُوۡا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الۡمَاكِرِيۡنَ (ال عمران۔۵۵)

اور انہوں نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۸/دسمبر ۲۰۰۳ء

☆☆☆☆☆☆☆☆